جس کا دایاں ہاتھ نہ ہو، اس کے لیے تشہد میں انگلی سے اشارے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2752

تاریخ اجراء: 20شعبان المعظم1446ھ/19فروری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا سیدھا ہاتھ پیدائشی شَل ہوا ہے یعنی مرجھایا ہوا ہے، جس وجہ سے یہ ہاتھ بالکل بے جان ہے اور کام نہیں کرتا۔ سارے کام بائیں ہاتھ سے کرتا ہوں۔ نماز سے متعلق پوچھنا ہے کہ نماز میں تشہد میں جب انگلی اٹھاتے ہیں، تو اس وقت میرے لیے کیا حکم ہے؟ کیا میں بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھاؤں یا بالکل نہیں اٹھاؤں گا؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کے لیے تشہد میں رفع سبابہ (یعنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرنے) کا حکم نہیں ہے، جس وجہ سے آپ بائیں ہاتھ کی انگلی سے بھی اشارہ نہیں کریں گے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے جو طریقہ منقول ہے، وہ دائیں یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلی سے ہی اشارہ کرنا ہے اور یہی سنت ہے اور اگر کسی کے دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی کٹی ہو یا دایاں ہاتھ ہی نہ ہو تو وہ دائیں ہاتھ کی کسی اور انگلی سے یا بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ نہیں کرے گا، لہٰذا آپ بائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ نہیں کریں گے۔

صحیح مسلم و دیگر کتبِ صِحَاح و سُنَن میں ہے: ”عن عامر بن عبد اللہ بن الزبير، عن أبيه، قال: كان رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم إذا قعد يدعو، وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى، ويده اليسرى على فخذه اليسرى، وأشار بإصبعه السبابة، ووضع إبهامه على إصبعه الوسطى“ ترجمہ: حضرت عامر اپنے والد حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ جب قعدہ میں تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھتے، تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور

(دائیں ہاتھ کی ہی) شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیان والی اُنگلی پر رکھتے (یعنی انگوٹھے اور انگلی کا حلقہ بنالیتے)۔ (الصحیح لمسلم، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 260، مطبوعہ لاھور)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: "ویشیر بمسبحۃ الیمنی لا غیر فلو کانت مقطوعۃ أو علیلۃ لم یشر بغیرھا لا من الأصل بالیمنی ولا الیسری" ترجمہ: دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی سے اشارہ کرے، اس کے علاوہ سے نہیں، لہٰذا اگر کسی کی یہ انگلی کٹی ہو، یا اس میں کوئی مرض ہو، تو اس کے علاوہ دائیں یا بائیں ہاتھ کسی سے بھی اشارہ نہیں کرے گا۔ (شرح النووی علی مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلوٰۃ، جلد 5، صفحہ 81، مطبوعہ بیروت)

یہ اشارہ دائیں ہاتھ سے کیا جائے گا، چنانچہ اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "و صفتھا: أن یحلق من یدہ الیمنی عند الشھادۃ الإبھام و الوسطی، و یقبض البنصر و الخنصر، و یشیر بالمسبحۃ" ترجمہ: اس کا طریقہ یہ ہے کہ کلمہ شہادت کے وقت دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیان والی انگلی سے حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی کو بند کرلے اور پھر شہادت والی انگلی سے اشارہ کرے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 266، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ طریقے کے مطابق اشارہ کرنا ہی سنت ہے، جیسا کہ علامہ عبد الحیّ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اس کا طریقہ لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: "وھذا، أي استنانُ الإشارةِ بالسبابة مع الكيفيّةِ المذكورةِ قد صحَّحه واعتمدَ عليه كثيرٌ من أصحابنا، كما لا يخفى" ترجمہ: اور یہ یعنی شہادت والی انگلی سے مذکورہ طریقے کے مطابق اشارہ مسنون ہونے کی تصحیح کی ہے اور ہمارے کثیر اصحاب نے اسی پر اعتماد کیا ہے۔ جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔ (عمدالرعایۃ بتحشیۃ شرح الوقایہ، کتاب الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 290، مطبوعہ بیروت)

صرف دائیں ہاتھ سے اشارہ کیا جائے گا، چنانچہ نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: ""و" تسن "الإشارة في الصحيح "لأنه صلى الله عليه وسلم رفع أصبعه السبابة وتكون "بالمسبحة" أي السبابة من اليمنى فقط" ترجمہ: صحیح قول کے مطابق اشارہ کرنا سنت ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز کے دوران اپنی شہادت والی مبارک انگلی کو اٹھایا تھا۔ اور یہ اشارہ صرف دائیں ہاتھ کی کلمہ شہادت والی انگلی سے ہی کیا جائے گا۔

اگر وہ انگلی کٹی ہو، تو اس کے علاوہ سے اشارہ نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ مراقی کی مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لا یشیر بغیر المسبحۃ حتی لو کانت مقطوعۃ أو علیلۃ لم یشر

بغیرھا من أصابع الیمنی و لا الیسری کمافي النووي علی مسلم“ترجمہ: کلمہ شہادت کے علاوہ کسی اور انگلی سے اشارہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اگر یہ انگلی کٹی ہو، یا اس میں کوئی مرض ہو، تو دائیں یا بائیں ہاتھ کی اور انگلیوں سے اشارہ نہیں کرے گا، جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح صحیح مسلم شریف میں ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوۃ، فصل فی بیان سننھا، صفحہ 269، بیروت)

نور الایضاح کی عبارت (و الاشارۃ فی الصحیح بالمسبحۃ) کے تحت امداد الفتاح میں ہے:”و تکون (بالمسبحۃ) تسمیٰ بالسبابۃ ایضا من اصابع الید الیمنیٰ فقط“ترجمہ: مسبحہ کو سبابہ بھی کہتے ہیں (اور یہ اشارہ) فقط دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے ہو گا۔(امداد الفتاح شرح نور الایضاح، کتاب الصلوۃ، فصل فی سننھا، صفحہ 299، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی میں ایک اور مقام پر ہے:”(و اشارہ بالمسبحۃ) من اصابع یدہ الیمنیٰ“مفہوم گزر چکا۔(امداد الفتاح شرح نور الایضاح، کتاب الصلوۃ، فصل فی کیفیۃ ترکیب الصلوۃ، صفحہ 323، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net